AL-HAYAT Research Journal
Jlali Research Institute of Social Science, Lahore
HJRS HEC Journal Recognition System
Category Y
ISSN (Online): 3006-4767
ISSN (Print): 3006-4759
Volume 2 Issue 1 (Oct-Dec 2024)

# قرآن مجید میں حذف کا فقہی ولغوی تجزیہ: عقلی دلائل اور اسباب

# A Fiqhi and Lexical Analysis of *Hadhf* (Deletion) in the Qur'an: Rational Arguments and Reasons

**Dr. Hafiz Khalil Ahmad Qadri**
PhD in Islamic Studies, College of Shariah & Islamic Sciences, Minhaj University, Lahore,
Islamic Scholar and Educator, Teaching Dars-e-Niẓāmī syllabus at Jamia Hajveria since 1998
docterkhalilahmed@gmail.com

## Abstract

This study presents an in-depth analysis of the concept of hadhf (deletion) in the Qur'anic text, focusing on its linguistic, jurisprudential (fiqhi), and rational aspects. The article explores the lexical meanings of hadhf and its application within Qur'anic verses, drawing on classical Arabic lexicography and works of eminent scholars like Al-Zamakhshari, Al-Jarjani, and others. It examines the conditions under which deletion occurs, providing a detailed overview of the fiqhi principles and rules governing the omission of words in the Qur'an. The study further investigates the rational reasons behind the use of deletion, emphasizing the theological, philosophical, and literary functions it serves in Qur'anic discourse. The article explores various causes of deletion, including the avoidance of redundancy, the enhancement of meaning through brevity, and the role of hadhf in making the text more impactful and focused. Additionally, it analyzes how hadhf contributes to the dynamics of the Qur'anic message, particularly in its ability to convey profound meanings with linguistic economy and spiritual depth. Through a combination of lexical studies, jurisprudential analysis, and rational reflection, this paper seeks to offer a holistic understanding of deletion in the Qur'an, shedding light on its significance as a rhetorical and theological tool in Islamic exegesis.

**Keywords:** Hadhf, Qur'anic Analysis, Lexical Meaning, Jurisprudential Principles, Rational Arguments

## تمہید:

قرآن مجید، جو کہ اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام ہے، اپنی زبان، اسلوب اور معانی میں بے شمار عجائب کا حامل ہے۔ اس کی عبارت میں ہر لفظ اور جملہ اپنے اندر گہری معنویت اور حکمت سموئے ہوئے ہے۔ قرآن مجید کی زبان نہ صرف اس کی فصاحت اور بلاغت کے لئے مشہور ہے، بلکہ اس میں موجود کئی اسالیب، جیسے حذف (deletion)، بھی ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ حذف کا مفہوم وہی ہے جس میں کسی لفظ یا جملے کو قصداً یا غیر قصداً اس کے سیاق وسباق میں سے نکال دیا جاتا ہے تاکہ بیان میں اختصار، وضاحت یا کسی اور مقصد کو حاصل کیا جا سکے۔ اس تحقیق کا مقصد قرآن مجید میں حذف کے اصول، اس کے لغوی مفہوم، فقہی تشریحات اور عقلی دلائل کا جائزہ لینا ہے۔

قرآن مجید میں حذف ایک اہم زبان دانی اور فصاحت کا وسیلہ ہے، جو معانی کی گہرائی کو اجاگر کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس مضمون میں ہم حذف کی لغوی تعریفوں کو، جو کہ اہل لغت نے بیان کی ہیں، سمجھنے کی کوشش کریں گے، ساتھ ہی فقہی نقطہ نظر سے اس کے استعمال کو بھی زیر بحث لائیں گے۔

حذف کی متعدد قسمیں اور اس کے مختلف اسباب ہیں، جن میں عقلی، بلاغی اور فقہی وجوہات شامل ہیں۔ اس مضمون میں ان وجوہات کا تفصیل سے جائزہ لیا جائے گا اور یہ سمجھنے کی کوشش کی جائے گی کہ کس طرح حذف قرآن مجید کے پیغام کی ترسیل اور اس کے فلسفیانہ مقاصد میں مدد دیتا ہے۔ مزید بر آں، اس بات پر بھی غور کیا جائے گا کہ کس طرح حذف کے ذریعے قرآن مجید اپنی فصاحت اور معانی کی گہرائی میں اضافہ کرتا ہے اور کس طرح یہ اسلوبیاتی اور فلسفیاتی اعتبار سے اہمیت رکھتا ہے۔

فقہی لحاظ سے بھی حذف کے اصول کی وضاحت کی جائے گی کہ یہ کب جائز ہے اور کس صورت میں حذف کا عمل قرآن کی عبارت کے لیے مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ، ہم یہ بھی دیکھیں گے کہ عربی زبان میں حذف کا استعمال کس طرح اہل زبان کے مروجہ اسالیب سے ہم آہنگ ہوتا ہے اور قرآن مجید میں اس کا استعمال کیسے اس کے پیغام کی قوت اور تاثیر کو بڑھاتا ہے۔ آخر کار، اس تحقیق کا مقصد حذف کے اس اصول کی علمی اور تحقیقی تشریح فراہم کرنا ہے تاکہ قرآن مجید کی زبان اور اس کے


CC BY

اسلوب کو بہتر طور پر سمجھا جاسکے اور اس کے پیغام کی گہرائی کو نئے زاویوں سے دریافت کیا جاسکے۔ اس مضمون میں پیش کی جانے والی بحث نہ صرف لغوی اور فقہی مفاہیم کو واضح کرے گی، بلکہ حذف کے عقلی دلائل اور اس کے اسباب پر بھی روشنی ڈالے گی، جو قرآن کے پیغام کو سمجھنے اور سمجھائے جانے میں معاون ثابت ہوں گے۔

علامہ جار اللہ زمخشری کی لغوی تحقیق

امام اللغۃ فرماتے ہیں: حذف کا معنی کاٹنا بھی ہے اور مارنا بھی۔

**مثال:** حذف ذنب فرسہ، یہ محاورہ اہل عرب اس وقت بولتے ہیں جب گھوڑے کی دم ایک طرف سے کاٹ لی جائے۔

ڈاکٹر ونسنک کی لغوی تحقیق : استاذ العربیہ کہتاہے اس سے کالے رنگ کی چھوٹی چھوٹی بکریاں یا بھیڑیں مراد ہیں۔

سید شریف الجرجانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

إسقاط سبب ۔خفیف معمولی سبب کے پائے جانے کے سبب کلام سے کسی جملے کو گرانا۔

## شرائط حذف کا تحقیقی جائزہ

**شرط اول:** حذف کرنا اس مقام پر ہو گا جہاں مذکور کلمہ محذوف پر دلالت کرے گا وہ دلالت خواہ لفظی ہو یا سیاق کلام کیوجہ سے یا وہ دلیل خالی ہو یا مقالی ہو۔

**مثال** وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالَا رُحَامَ [1] ڈرو اس اللہ کی ذات سے جس کے نام پر باہمی سوال کرتے ہو اور رشتوں کی حفاظت کرو۔

اس آیت میں وَالْأَرْحَامَ منصوب ہے اب اس کا فعل ناصب" وَاحْفَظُوا "محذوف ہے تقدیر عبارت تھی وَاحْفَظُوا وَ الْأَرْحَامَ اور رشتوں کی حفاظت کرو۔

**شرط دوم :** یہ ہے کہ حذف کرنے سے مختصر کا بھی اختصار نہ ہو جائے لہذا اسم فعل کے معمول کو تو حذف کیا جاسکتا ہے لیکن اسم فعل کو حذف نہیں کریں گے کیونکہ وہ فعل کا اختصار ہے۔

**مثال** عليك اسم فعل ہے جو الزم کے معنی میں ہے اگر عَلَیکَ اسم فعل کو حذف کریں گے تو الزم کس طرح اختصار کا کام دے سکے گا۔

**شرط سوئم :** یہ ہے کہ محذوف کمزور عامل نہ ہو لہذا حرف جار( باء تاء الخ)اور حرف جازم(ان ، لما الخ)اور حرف ناصب (لن، ان، کی، اذن)جو فعل کو نصب یا جزم دیتے ہیں ان کو حذف نہیں کیا جائے گا۔

## اسباب حذف کا تحقیقی بیان

**سبب 1:** حضرت علامہ قزوینی رحمتہ اللہ حذف کے اسباب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حذف کو ذکر پر ترجیح دینے والے چند امور ہیں جن میں سے ایک یہ ہے۔

فَلِلاحْتِرَازِ عَنِ الْعَبَثِ بِنَاء عَلَى الظَّاهِرِ عبث اور لغو سے بچتے ہوئے ظاہر پر بنا کرتے ہوئے

**سبب 2 :** بسا اوقات سامع کی فہم کی مقدار کو آزمانا مقصود ہوتا ہے کہ وہ مخفی اور پوشیدہ قرائن سے متنبہ ہوتا ہے یا نہیں ہے اہل عرب کہتے ہیں۔

هِيَ وَاسِطَةُ عقْدِ الْكَوَاكِبِ وہ ستاروں کی گرہ کا واسطہ ہے۔

یہ پورا جملہ مسند ہے اور اس کا مسند الیہ القَمَرُ محذوف ہے۔

دراصل عبارت یوں تھی: الْقَمَرُ هُوَ وَاسِطَةُ عَقْدِ الكَوَاكِبِ چاند ہی ستارے کے ہار کا واسطہ ہے۔

**سبب 3:** بعض دفعہ متکلم مسند الیہ کی عظمت کی وجہ سے مسند الیہ کو اپنی زبان سے محفوظ رکھنے کا وہم ڈالتا ہے۔

**مثال:** آقا کا اسم گرامی محمد ﷺ عظیم علم سے کوئی بندہ اپنے آپ کو بطور عجز و انکساری اس قابل نہیں سمجھتا کہ عظیم نام زبان پر لائے چنانچہ وہ یوں کہتا ہے۔

مقرر للشرائع مَوْضِعُ لِلدَلَائِلِ فَيَجِبُ اتَّبَاعُه شرائع کو پکا کرنے والی اور دلائل کو واضح کرنیوالی ہستی ہے لہذا ان کی پیروی لازم

اس عبارت میں مُقَرِّرُ لِشَّرَائِعِ مَوْضِحِ لِلدَلَائِلِ یہ مسند ہے اور مسند الیہ محمد رسول ﷺ ہے جو کہ محذوف ہے متکلم نے اپنے زبان کو مسند الیہ کے ذکر کے قابل نہ سمجھ کر مسند الیہ کو حذف کر دیا۔

**سبب 4:** بعض اوقات سبب سوم کے برعکس ہو جاتا ہے کہ متکلم مسند الیہ کو حقیر اور ناقص سمجھتا ہے اس لیے وہ اپنی زبان کو اس کے ذکر سے محفوظ رکھتا ہے۔

**مثال:** اہل عرب کہتے ہیں موسوِسٌ سَاعَ فِي الْفَسَادِ فَتَجِبُ مُخَالَفَتُه وسوسہ ڈالنے والا فساد برپاء کرنے والا ہے لہذا اس کی مخالفت لازم ہے۔

**سبب 5:** کبھی مسند الیہ کو اس لیے حذف کیا جاتا ہے کہ وہ متکلم اور مخاطب کے درمیان متعین ہوتا ہے۔


CC BY

**مثال:** خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ [2] ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے۔ فَعَالٌ لِمَا يُرِيدُ [3] جو ارادہ کرتا ہے وہ کر ڈالتا ہے۔

ان آیات میں سے مسند الیہ اللہ متعین ہونے کی وجہ سے محذوف ہے یعنی اللہ تعالیٰ جس چیز کو چاہتا ہے پیدا کر دیتا ہے اور جس کام کا ارادہ کرتا ہے اسے کر دیتا ہے۔

**سبب 6:** کبھی متکلم مسند الیہ کو اس کے متعین ہونے کا دعوی کرنے کے لیے حذف کر دیتا ہے یعنی مسند الیہ در حقیت متعین نہیں ہوتا بلکہ متکلم اس کے متعین ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔

**مثال:** اہل عرب کا مشہور جملہ ہے۔ وَهَّابُ الا لوف ہزاروں عطا کرنے والا ہے۔

**سبب 7:** مسند الیہ کو کبھی اس استعمال کا اتباع کرتے ہوئے حذف کر دیا جاتا ہے جس کا ترک اہل لسان سے منقول ہے اس لئے اہل لسان کے یہاں جب بھی ضرب المثل بولی جائے گی تو حذف مند الیہ کے ساتھ بولی جائے گی۔

**مثال:** رَمْيَتُهُ مِنْ غَيْرِ رام اہل عرب یہ مثل ہر اس شخص کے لیے بولتے ہیں جس سے کوئی ایسا امر صادر ہوا ہو جس کا وہ اہل نہ ہو۔ اردو میں اس کی کہاوت ہے اندھے کا تیر بٹورنے میں۔

## وجوہ حذف کے عقلی و نقلی دلائل کا علمی و تحقیقی جائزہ

**پہلی دلیل:** عقلی ہے اور وہ یہ ہے کہ عبارت میں جب تک ہم محذوف نہ مانیں کلام کی صحت عقلاً محال ہو اور اس کی حذفیت پر مقصود واضح ہوتا ہے۔

**مثال:** حُرِّمَتْ عَلَيْكَ هَذِهِ الْعَمَامَةِ وَحُرِّمَتْ هَذَا الْقَمِيصَ میں نے تجھ پر یہ عمامہ حرام کیا یا کہے میں نے تجھ پر اس قمیص کو حرام کیا۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ کہ تمھاری مائیں تم پر حرام کی گئیں ہیں۔ [4] اصل عبارت یوں ہوگی: حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ نِكَاحُ أُمَّهَاتُكُمْ

**دوسری دلیل:** کبھی کبھی یہ دلیل عقلی محذوف پر تو دلالت کرتی ہے لیکن محذوف کی تعین پر لالت نہیں کرتی بلکہ تعین محذوف پر کسی دوسری شرعی دلیل کی ضرورت ہوتی ہے۔

**مثال:** إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ، حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَة [5]

**تیسری دلیل:** کبھی کلمہ یا جملے کو حذف کرنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اس کلمہ کا ذکر دوسری جگہ سراحتا قرآن میں موجود ہوتا ہے اس کی ہم ایک مثال سے توضیح کرتے ہیں۔ مثال: أَتَى أَمْرُ اللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ اب آتا ہے اللہ کا حکم تو اس کی جلدی نہ کرو۔

**چوتھی دلیل:** بسا اوقات عقل حذف اور محذوف کی تعین پر خود دلالت کرتی ہے۔

**مثال:** جَاءَ رَبُّكَ [6] تیرے رب کا حکم آئے گا۔

لفظ رب پہلے سے امر یا عذاب ملائکہ کا لفظ محذوف ہو گا کیونکہ عقل اصل حذف پر دلالت کر رہی ہے۔

**پانچویں دلیل:** بسا اوقات محذوف پر مادہ کے بجائے سیاق وسباق دلالت کرتا ہے۔

**مثال:** ابو محمد عزالدین فرماتے ہیں إِنِّي تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ (کہ میں نے اپنے قوم کی ملت کو چھوڑ دیا)

تقدیر عبارت یوں تھی: تَرَكْتُ اتْبَاعِ مِلَّةَ قَوْمٍ

لفظ اتباع کے حذف ہونے پر دلیل کیا ہے آگے اس کے مقابلے میں واتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبائِي کہ میں نے اپنے آبا کی ملت کی پیروی کی۔

**چھٹی دلیل:** حذف کی دلیلوں میں سے ایک دلیل فعل کا شروع ہونا اور لفظ کا محذوف پر دلالت کرنا۔

**ساتویں دلیل:** کبھی کسی لفظ کو اس لیے حذف کر دیا جاتا ہے کہ شریعت خود اس کی حذفیت اور تعین پر دلالت کرتی ہے۔

**مثال:** اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ تم پر تمہارے نفس کی اصلاح لازم ہے۔

اصل عبارت یوں ہے: عَلَيْكُمْ إِصْلَاحِ أَنْفُسَكُمْ کہ تم پر تمہارے نفس کی اصلاح لازم ہے۔

## اقسام حذف کا تحقیقی و تفصیلی بیان

**پہلی قسم الاقتطاع:** یہ لفظ قطع سے ہے جس کا لغوی معنی سے کاٹنا اور اصلاحی معنی یہ ہے

وهو ذكر حرف من الكلمة و اسقاط الباقي ایک حرف کو ذکر کرنا اور باقی کو گرا دینا۔


OPEN ACCESS

**مثال:** وَامْسَحُوا بِرُؤُوسِكُمْ [7] تم اپنے سر کا مسح کرو۔

دوسری قسم **اکتفاء:** اکتفا یہ ہے کہ مقام ان دوچیزوں کے ذکر کا مقتضی ہو جس میں تلازم اور ربط ہو لیکن کسی نکتہ کی وجہ سے ایک چیز کے ذکر کرنے پر اکتفاء کیا جائے قطر نظر دوسری کے۔

**مثال:** سَرَابِيلَ تَقِيكُمُ الحر [8] اس خالق نے تمہارے لیے کچھ لباس بنائے وہ تمیں بچاتے ہیں گرمی سے۔

**اصل عبارت یوں تھی :** سَرَابِيلَ تَقِيكُمُ الحَرَّ وَ الْبَرْدَ اس نے لباس اس لئے پیدا کیا تا کہ تمیں گرمی سردی سے بچائے

تیسری قسم **احتباک :** وہ یہ ہے کہ کلام میں دو متقابل چیزوں کا اکٹھا ہونا پھر ان متقابل چیزوں میں سے ایک کو اس لیے حذف کر دینا کیونکہ دوسری کی اس پر دلالت موجود ہے۔

**مثال:** أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَعَلَيَّ إِجْرَامِي وَأَنَا بَرِيءٌ مِمَّا تُجْرِمُونَ [9] کیا یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے جی سے بنالیا تم فرمادو اگر میں نے بنالیا ہو گا تو میرا گناہ مجھ پر ہے اور میں تمہارے گناہ سے الگ ہوں۔

## مقامات حذف کی مختلف صورتیں اور مقامات کا تفصیلی بیان

اسمائے مرفوعہ کی اقسام اسکی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

مبتداء، خبر، فاعل، مفعول مالم یسم فاعلہ، ان اور اس کے امثال کی خبر، کان اور اس کے امثال کی خبر

اسمائے منصوبہ : اسکی اقسام بارہ ہیں بعض نے پندرہ منصوبات کا بھی قول کیا ہے۔

مفعول مطلق، مفعول فیہ، مفعول بہ، مفعول معہ، مفعول لہ، حال، تمیز، مستثنیٰ ان کے اور اس کے امثال کا اسم، لائے نفی جنس کا اسم، کان اور اس کے امثال کی خبر، ماولا مشبھتان بلیس کی خبر

## حذف مبتدا کے مختلف مقامات اور صورتوں کا بیان

**پہلا مقام :** ما اور ھل استفھامیہ کے جواب میں بھی اکثر مبتدا کو حذف کر دیا جاتا ہے۔

**مثال:** وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَة [10] تونے کیا جانا کیا رولانے والی وہ اللہ کی آگ ہے۔

اس آیت میں ہی ضمیر محذوف ہے جو ما استفہامیہ کے جواب میں آئی ہے

**دوسرا مقام :** مبتداء کو حذف کرنے کا دوسرا مقام یہ ہو گا جب وہ مبتدا اس فاء کے بعد ہو جو شرط کے جواب میں آرہی ہو۔

**مثال:** وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ [11] اور اگر اپنا اور ان کا خرچ ملا لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں۔

**اصل عبارت یوں تھی:** وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَهُمْ فَإِخْوَانُكُم ھم مبتداء محذوف

**تیسرا مقام:** جہاں خبر معنی ما قبل یعنی مبتداء کی صفت واقع ہو رہی ہو۔

**مثال:** التائبُونَ الْعَابِدُونَ توبہ والے عبادت والے۔ تقدیر عبارت یوں تھی: هُمُ التَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ

## حذف خبر کی مختلف صورتیں

ہر وہ مبتدا جس کے بعد ایسا اسم مرفوع جس کا عطف ہو واؤ بمعنی مع کے ذریعے تا کہ دونوں کے مقارنت کی خبر دینا درست ہو جائے، مثال: كُلُّ رَجُلٌ وَضِيعَةٌ ہر آدمی اپنے کام میں لگا ہوا ہے۔

* دوسری صورت : ہر ایسا مبتدا جو مصدر حقیقی یا تاویلی جو منصوب ہو فاعل یا مفعول یا دونوں کی طرف اور اس منصوب الیہ کے بعد حال واقع ہو خواہ وہ حال سے فاعل ہو یا مفعول سے یا دونوں سے۔ مثال: ذَهَابِي رَاجِلًا ذھابي مبتدا مصدر حقیقی ہے

إن ضَرَبَت قَائِمًا یہ مبتدا مصدر تاویلی کی مثال ہے۔

* تیسری صورت: اذا مفاجاتیہ یعنی جس میں اچانک والا معنی پایا جاتا ہو۔

خَرَجْتُ فَإِذَا سَبُعٌ وَاقِفٌ میں گھر سے باہر نکلا تو اچانک درندہ گھر کے باہر کھڑا ہوا تھا۔



OPEN ACCESS

**مثال:** ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنظُرُونَ [12] ،تقدیر عبارت ہے۔ فبِالْحَضْرَةِ هُمْ یہاں خبر محذوف ہے۔

## حذف فاعل کے مقامات

**فعل تعجب میں فاعل حذف:** فاعل مضمر ہو گا کیونکہ افعل بہ صیغہ امر ہے لہذا اس میں جار مجرور اس میں مفعول کی جگہ پر سے اس بناء پر باتقدیر کے لیے ہو گی یہ مذہب امام فراء زجاج، زمخشری، ابن خردف ابن کیسان وغیرہ کا ہے۔

**مثال:** قُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوالَهُ غَيْبُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ابصِرْبه لَهُ وَاسْمِعَ [13] تم فرماؤ کہ اللہ خوب جانتا ہے وہ ٹھہرے اسی لیے ہیں سب غیب آسمانوں اور زمینوں کے سب غیب وہ کیا ہی دیکھتا اور کیا ہی سنتا ہے۔

اس میں فاعل محذوف ہے

**اسم فعل کا فاعل حذف کرنا:** یہ ابتداء کی وجہ سے محل رفع میں واقع ہے اور ھیھات کا فاعل ضمیر سے جو لغت کی طرف لوٹ رہی ہے۔ **مثال:** هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوعَدُون [14] ،هيهات یہ اسم فعل بمعنی فعل ماضی بعد کے ہے۔

## ضمیر کو پوشیدہ کرنے کے واجب مقامات

1. فعل امر حاضر صیغہ واحد مذکر حاضر جیسے اقرا
2. فعل مضارع کے حاضر اور متکلم کے صیغے جیسے اقرا ، یقرا ، تقرا
3. **افعال استثناء** جیسے ماخلا ، ماعدا ، حاشا

## منصوبات کا بیان

### مفعول بہ کے حذف میں مذاہب آئمہ

**امام زجاج:** آپ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی انسان چاہے کہ قرآن مجید میں مفعول بہ کے مقامات حذف کو من کل المجموع اکٹھا کرے تو مفعول بہ کے محذوفات کی کثرت کے سبب وہ اکٹھا نہ کر سکے گا۔

**ابن ہشام انصاری:** آپ فرماتے ہیں کہ مفعول بہ کا حذف فواصل میں زیادہ اور اس کے علاوہ مقامات میں قلیل ہے

### مفعول بہ کے حذف کے چند مقامات

1-جب عائد اسم موصول ہو:

جب عائد اسم موصول ہو اس وقت مفعول بہ کو حذف کریں گے۔

**مثال:** قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ [15] فرمایا مجھے معلوم ہے جو تم نہیں جانتے۔

2-جب مصدر کو فاعل کی طرف مضاف کیا جائے:

جب مصدر کو فائل کی طرف مضاف کیا جائے تو بھی مفعول بہ کو حذف کریں

**مثال:** لَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ كِتَابًا فِيهِ ذِكْرُكُمْ [16] بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک کتاب اتاری جس میں تمہاری ناموری ہے۔

اس آیت میں ذکر مصدر ہے اور اس کا مفعول بہ اپانا محذوف ہے۔

3-جب مفعول بہ جیسا اسم اس پر اعراب میں مقدم ہو تو بھی مفعول کو حذف کیا جائے گا:

وَأَعْطَى قَلِيلًا وَأَكْدَى [17] اور کچھ تھوڑا سا دیا اور روک لیا۔ تقدیر عبارت یوں تھی: وَأَعْطَاهُ قَلِيلًا القَلِيل قلیلا پہلے اعراب میں مقدم موجود ہے لہذا ہم نے قلیلا مفعول بہ کو حذف کر دیا۔

4-اختلاف قرأت کی صورت:

قرأۃ شاذہ اور متواترہ اختلافی صورت می بھی مفعول بہ کو حذف کر دیا جاتا ہے

**مثال:** إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا [18] بے شک اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا کرنے والا ہے بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا ایک اندازہ رکھا ہے۔


CC BY

قرأۃ مشہورہ میں بالغ پر رفع لیکن قرأۃ شادہ میں بالغ کے اوپر نصب ہے اور" امرہ" کے اوپر رفع ہے اس صورت میں اس فاعل بالغ کا مفعول بہ محذوف ہو گا۔ تقدیر عبارت یوں گی : بَالِغًا أَمْرَهُ مَا شَاء

## قرآن مجید میں منادی کے حذف کے مقامات

قرآن مجید میں منادی کے یوں تو حذف کے بے شمار مقامات ہیں تاہم چند مقامات کو ہم بیان کرتے ہیں تاکہ باقی مقامات کو ان پر قیاس کیا جائے۔

1. جہاں ندا بظاہر لفظ لیت کو ہو۔
2. بظاہر ندا مصدر کی ہو۔
3. جہاں حرف ندا بظاہر فعل امر پر داخل ہو۔

## مفعول مطلق کے مقامات حذف کا بیان

**پہلا مقام :** یہ مقام بڑا مشہور ہے فرمان الہی ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا [19] **اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔**

**شہاب الدین خفاجی نے فرمایا اس کا تعلق حذف کی قسم احتباک کے ساتھ ہے، تقدیر عبارت یوں تھی:** يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ صلوة وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

**دوسرا مقام:** جہاں مفعول مطلق کو حذف کر دیا جائے گا۔

**مثال:** إِن نَّقُولُ إِلَّا اعزاك بعض الِهَتِنَا بِسُوءٍ [20] **ہم تو یہی کہتے ہیں کہ ہمارے کسی خدا کی تمیں بری جھپٹ پہنچی۔**

**تقدیر عبارت یوں تھی:** ان نقول قولا الاقولنا هذا **ہم نہیں کہتے تھے مگر یہی بات۔**

### مفعول فیہ کے مقامات حذف کا بیان

**ارشاد باری تعالیٰ ہے:** فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ [21]

**اس میں حذف مفعول فیہ ہے۔ تقدیر عبارت یوں ہے:** من شهد منكم الشهر صَحِيحًا بالِغًا فى مِصْرِ فليصمه

### تمیز کا حذف

ابن ہشام انصاری فرماتے ہیں قرآن مجید اس پر شاہد ہے کہ اس میں تمیز باعتبار عذر کے اور باعتبار کم استفہامیہ کے محذوف ہے اور افعال مدح نعم وغیرہ کی تمیز کا حذف شاذ ہے۔

## اِنَ کے اسم کے مقامات حذف

**ارشاد باری تعالیٰ ہے:** إِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهَارُ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاء وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ

علامہ بیضاوی فرماتے ہیں کہ اس کے بعد لام آئے تاکہ اس کے اور ان نافیہ کے درمیان فرق ہو جائے۔

### مؤکد کے حذف کا بیان

مؤکد کے حذف اور عدم کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام سیبویہ، امام الخلیل، امام المازنی اس کی حذفیت کے جواز کے قائل ہیں اس کا حذف اکثر و بیشتر صلہ کی صورت میں ہوتا ہے۔

**مثال:** جاء الذي ضربت نفسه **اور بصورت** فقد جاء قوم ضربت كلهم اجمعين ہے۔

### حذف معطوف کا بیان

قرآن مجید کے اندر بہت سارے ایسے مقامات ہیں جہاں اختصار کے طور پر معطوف کو حذف ر دیا گیا ہے بہت مواضع ایسے ہیں جہاں آیت کا معنی تقاضا کرتا ہے کہ اس جگہ معطوف حذوف ہو۔

ڈاکٹر عبد الفتاح نے فرمایا کہ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ معطوف کا حذف قرآن مجید میں بہت ہے۔

**مثال:** فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ [22] **اللہ تعالی کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔**

### فعل شرط اور حرف شرط کے حذف کا بیان

علامہ ابن ھشام انصاری کا موقف ہے کہ طلب کے بعد اس کا حذف بہت زیادہ ہے۔

علامہ ابو حیان اندلسی فرماتے ہیں کہ اس کا حذف فقط جواب شرط کی صورت میں ہو گا اس کے علاوہ نہ ہو گا۔

### شرط اور حرف شرط کے چند مقامات حذف

**پہلا مقام:** طلب کے جواب کی صورت میں واقع ہو تو اس صورت میں امر والا جملہ شرط کے معنیٰ کو متضمن ہو گا۔

**مثال:** وَأَوْفُوا بِعَهْدِی أُوْفِ بِعَهْدِكُمْ وَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ [23]

اسم میں او فو بعھد ک شرط اور طلب جواب ہے۔، **تقدیر عبارت یوں تھی:** إن تُوْفُوا بِعَهْدِي أُوْفِ بِعَهْدِكُمْ

**دوسرا مقام:** جب قول کے مادہ کے بعد اجزاء فاء کے ساتھ وہاں بھی شرط محذوف ہو گی۔

**مثال:** قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ فَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ [24]

**تقدیر عبارت یوں تھی:** فان کان الأمر کما زعمتم ان ما انتم علیه بمثیت الله فلله الحجة البالغة

جواب شرط فاء کے ساتھ متصل نہیں ہو تا لہذا وہاں شرط وغیرہ کو حذف کر دیا جاتا ہے۔

### قول کے مقولہ کے حذف کے مقامات

**پہلا مقام:** جب اس مقولہ پر دوسرا قول وغیرہ دال ہو۔

**مثال:** وَوَصَّى بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَ يَعْقُوبُ يَا بَنِي إِنَّ اللهَ اصْطَفَى لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ [25]

**تقدیر عبارت یوں تھی:** ویعقوب قال یابنی **اس صورت میں ابراہیم کا مقولہ محذوف ہو گا۔**

**دوسرا مقام:** **جب جواب میں حرف جواب نعم بلی کلام آئیں۔، مثال:** قَالَ نَعَمْ وَ إِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ [26]

### حذف جملہ کی مختلف صورتیں

**پہلی صورت:** ظاہری کلام سے پہلے جملہ حذف کیا جائے۔

**مثال:** فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ هَارُونَ وَمُوسَى [27] **تو سب جادوگر سجدے میں گر الیے گئے بولے ہم اس پر ایمان لائے جو ہارون اور موسیٰ کا رب ہے۔**

**اس آیت سے پہلے جملہ محذوف ہے،** فذال ایجاس موسی وحینقه والقی ما فی یمینه و تلقفت حیالهم وعصیهه

**دوسری صورت:** ظاہری کلام کے بعد جملہ حذف کیا جائے۔

**مثال:** ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَنَادَيْنَاهُ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا **اس میں بھی ظاہری کلام کے بعد عبارت محذوف ہے۔**

**تقدیر عبارت یوں تھی:** وناجیناہ حین اقبل من مدین ورای النار من الشجرة وھو یرید من لیھدیه الی طریق مصر من جانب الطور الایمن

### مقامات حذف

**موصوف کی صفت مفرد ہو:** وہ موصوف جس کی صفت مفرد اس طرح ہو کہ موصوف کے ذکر کی ضرورت ہی نہ سے کیونکہ موصوف پر جب سیاق نص دلالت کرے گا تو ہم اسکو حذف کر دیں گے۔

**مثال:** ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ [28] **اور آخرت پر یقین رکھیں۔**

**اس کا موصوف مونث سماعی ہے، تقدیر عبارت یوں تھی:** ولدار الآخرۃ هم یوقنون

**جب موصوف مرفوع ہو اور صفت جملہ یا شبہ جملہ ہو:** یہ وہاں ہو گا جہاں اس موصوف سے پہلے من یا فی جارہ ہو اس کے خلاف ہو گا وہ الضرورۃ تبیحا لمحظورات کے ضابطے کے تحت ہو گا مثال: ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَأَنَّا مِنَّا الصَّلِحُونَ وَمِنَّا دُونَ ذَلِكَ [29] **تقدیر عبارت یوں تھی:** قوم دون ذلك

**اسم غیر مرفوع کا حذف کرنا اور موصوف کا شبہ جملہ ہونا:** **اس کا استعمال بھی قرآن مجید میں بہت زیادہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔** وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللهُ حَلَالًا طَيِّبًا ممارزقکم اللہ محل حال میں ہے۔، **تقدیر عبارت یوں تھی:** شیئا ممارزقکم الله **امام اخفش کے مذہب کے مطابق من زائدہ ہے۔**



OPEN ACCESS
CC BY

**مفعول مطلق کی صورت صفت موصوف کے قائم مقام ہو:** اس کی مثالیں قرآن مجید میں کثیر تعداد میں موجود ہیں ، ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا [30] اور کھاؤ اس میں سے بے روک توک جہاں تمہارا جی چاہے۔

**تقدیر عبارت یوں تھی:** وکلا اکلا رغدا

## مجرورات مضاف الیہ کا حذف

مضاف الیہ کا استعمال بھی اہمیت کا حامل ہے چنانچہ علامہ ابن عصفور فرماتے ہیں کہ مضاف الیہ کا حذف جائز ہے اور قیاسی سے مکمل مضاف الیہ کا حذف کرنا صرف ان مقامات میں ہے جو اہل عرب سے سماعی ہیں۔ مثال : یومئذ ، حیئنذ

علامہ ابن یعیش نے فرمایا کہ مضاف الیہ کا حذف بنسبت مضاف کے کم ہے اور قیاس کی رو سے بھی بعید از عقل سے کیونکہ اس میں غرض تعریف و تخصیص ہوتی ہے۔

## مضاف الیہ کے حذف کے مقامات

**جب مضاف غایات سے تعلق رکھتا ہو:** اس کا استعمال قرآن مجید میں بہت زیادہ ہے اور غایات سے مراد وہ اسماء ظروف ہیں جو اکثر منقطع عن الاضافة ہوتے ہیں

**مثال:** قَالُوا هَذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا [31] کہیں گے یہ تو رزق ہے جو ہمیں پہلے ملا تھا اور وہ صورت میں ملتا جلتا انہیں دیا گیا۔

**اصل میں یہاں مضاف الیہ محذوف ہے۔ تقدیر عبارت یوں تھی:** من قبل ذلك

**جب مضاف اسم تفضیل ہو:** جب مضاف اسم تفصیل کا صیغہ ہو تو مضاف الیہ کو حذف کرنا جائز ہے فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا [32] **تو اللہ سب سے بہتر نگہبان ہے۔**

حضرت امام فراء نے فرمایا کہ کلام یہاں مقدر ہے۔ **تقدیر عبارت یوں ہے:** خیر هم حافظا

**جب ضمیر غیر مذکور کی طرف لوٹے:** **اللہ کا فرمان ہے:** اٰمِنُوا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِمَا مَعَكُم مِّنْ قَبْلِ أَن نَّطْمِسَ وُجُوهًا فَنَرُدَّهَا عَلَى أَدْبَارِهَا أَو نَلْعَنَهُمْ [33]

اس میں ضمیر نلعنهم کی سے جو وجوہ کی طرف راجع ہے جب کہ وہ مذکور نہیں بلکہ مضاف الیہ محذوف ہے۔

تقدیر عبارت یوں ہے: وجوہ قوم سے اس کا مرجع يا أَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُو الكتب ہو اور یہ زیادہ بہتر ہے۔

جب مضاف لفظ کل ای ہو تو مضاف الیہ کو حذف کیا جائیگا۔ قرآن مجید میں ان دونوں کی امثلہ موجود ہیں۔

**لفظ کل کی مثال** كُلٌّ لَّهُ قَانِتُونَ [34] سب اس کے حضور گردن ڈالے ہیں۔ **تقدیر عبارت:** کل مخلوق له قانتون ہے۔

أَيًّا مَا تَدْعُوَافَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى [35] **مضاف الیہ محذوف ہے اسمیں** وہ ای شخص تدعوا ہے۔

**نتیجہ البحث:**

قرآن مجید میں حذف ایک نہایت اہم لسانی، فقہی اور عقلی عنصر ہے جو نہ صرف قرآن کے بیان کو زیادہ مؤثر اور مختصر بناتا ہے بلکہ اس کے معانی کی گہرائی اور تاثیر میں بھی اضافہ کرتا ہے۔ اس تحقیق سے یہ واضح ہوتا ہے کہ قرآن مجید میں حذف کا استعمال ایک عمدہ بلاغی تکنیک کے طور پر کیا گیا ہے جس کا مقصد زیادہ سے زیادہ معنی کی ترسیل اور فصاحت کا حصول ہے۔ لغوی طور پر حذف کے مختلف معانی بیان کیے گئے ہیں، جن میں لفظی طور پر کسی جزیا کلمہ کا حذف کرنا اور اس کے موجودہ سیاق میں اس کی غیر موجودگی کا نتیجہ اخذ کرنا شامل ہیں۔ اہل لغت اور فقہاء نے اس کے مختلف اسباب اور وجوہات کو بیان کیا ہے، جن میں سب سے اہم سبب کلام کی اختصار اور معانی کی شدت کو بڑھانا ہے۔

فقہی لحاظ سے حذف کے اصول واضح کیے گئے ہیں اور یہ بتایا گیا ہے کہ حذف کا عمل اس وقت جائز ہے جب اس سے بیان میں کسی نوع کی کمی یا معنوں کا نقصان نہ ہو۔ فقہی تحقیقات نے اس بات کو اجاگر کیا کہ حذف کا استعمال قرآن مجید میں اس کی فصاحت اور بلاغت کو تقویت دینے کے لئے کیا گیا ہے، جس سے نہ صرف کلام کی وضاحت میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ قرآن کے پیغام کو بہتر طریقے سے سمجھنے میں بھی مدد ملتی ہے۔ عقلی دلائل کے حوالے سے یہ تحقیق اس بات پر روشنی ڈالتی ہے کہ حذف کا استعمال محض اختصار یا سہولت کے لیے نہیں ہے، بلکہ یہ ایک منطقی اور حکمت پر مبنی عمل ہے۔ حذف قرآن کے متن کو زیادہ گہرا اور مؤثر بنانے کا ایک ذریعہ ہے، جو سامع یا قاری کی فہم اور فکری استنباط کی صلاحیت کو بڑھاتا ہے۔ اس کے ذریعے قرآن مجید نے اپنے پیغام کو اس طرح پیش کیا ہے کہ وہ ذہنوں کو کھولتا ہے اور فہم میں گہرائی لاتا ہے۔



OPEN ACCESS

آخر کار، یہ تحقیق اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ قرآن مجید میں حذف نہ صرف زبان کے خوبصورتی کو بڑھاتا ہے بلکہ اس کے اسلوبیاتی، فلسفیاتی اور عملی پہلوؤں کو بھی بہتر طریقے سے اجاگر کرتا ہے۔حذف کی مختلف اقسام اور اس کے وجوہات کی تفصیل اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ قرآن میں ہر لفظ، جملہ اور اسلوب کا اپنے جگہ پر ایک خاص مقصد اور حکمت موجود ہے، جس کی گہرائی کو سمجھنا ہمیں اس کے پیغام کی حقیقت تک پہنچنے میں مدد دیتا ہے۔اس مضمون کی روشنی میں یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ قرآن مجید کی زبان کی پیچیدگیوں کو سمجھنا صرف لغوی اور فقہی تجزیے تک محدود نہیں بلکہ عقلی اور بلاغی پہلوؤں پر بھی غور وفکر کی ضرورت ہے تاکہ ہم اس کے گہرے معانی اور اس کی کامل حکمت کو بہتر طور پر سمجھ سکیں۔

---

[1] النساء:1

[2] الانعام:102

[3] البروج:16

[4] النساء:23

[5] النحل:115

[6] الفجر:22

[7] المائدة

[8] النحل:81

[9] الھود:35

[10] الھمزة:5

[11] البقرة:220

[12] الزمر:68

[13] الکھف

[14] المومنون:36

[15] البقرة:30

[16] الانبیاء:10

[17] النجم:34

[18] الطلاق:3

[19] الاحزاب:56

[20] الھود:54

[21] البقرة:185

[22] الجمعة:9

[23] البقرة:40

[24] الانعام:149

[25] البقرة:18

[26] الاعراف:114

[27] طہٰ:70



CC BY

[28]البقرۃ:4

[29]الجن:11

[30]البقرۃ:35

[31]البقرۃ:25

[32]یوسف:64

[33]النساء:47

[34]البقرۃ:116

[35]بنی اسرائیل:110

## ماخذومراجع


1. زمحشری،جاراللہ ابوالقاسم محمود بن عمر،المتوفی 538،اساس البلاغۃ،داراحیاء التراث البیروت لبنان،ج1،ص812
2. ڈاکٹرای ونسنک،المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی،مکتبہ بریل شہرلندن،الجزالاول(الف،ح)ص448
3. الجرجانی سید شریف علی بن محمد کتاب،التعریفات،مکتبہ انشارات ناصرخسرومصر،ص37
4. الانصاری،ابن ہشام،مغني اللبیب،دارنشرالکتب الاسلامیہ لاھور،ج1ص668
5. حضرت مولوی محمدزاھداصابۃ النحوشرح بدایۃ النحو،مکتبہ زاھدیہ بادشاہ تیارکیٹ،پشاور،ص227
6. سیوطی علامہ جلال الدین عبدالرحمن،الاتقان في علوم القرآن،فاران اکیڈمی اردو بازارلاہور،ج1ص77
7. مولوی عبدالناصرمولوی خورشیدانورکنوزالعرب،قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی،ج1ص52
8. القزوینی علامہ عبدالرحمن فیض الفتاح علی حواشی شرح تلخیص المفتاح،مکتبہ جان محمدبستی پبلشرزکانسی روڈ،کوئٹہ،ص216
9. سکرودوڑی،مولاناجمیل احمد،تکمیل الامانی شرح مختصرالمعانی،مکتبہ دارالحدیث ملتان،ج1ص206،207
10. زیدی سیدقاری عبدالرؤف بلاغت مؤمن،مکتبہ سیدعبدالروف زیدی منڈی بھاوالدین،ص38
11. الفناري علامہ حسن بن محمد شاہ،حسن جلبی،کتبہ القدس کانسی روڈنزدمسجدنورکوئٹہ،ص95
12. شیخ السلام ابومحمدعزالدین کتاب الاشارۃ الی الایجاز،مکتبہ توحیدوسنتہ قصہ خوانی پشاور،ص3،5،2
13. علامہ بدرالدین رزکشی،البرھان،مکتبہ نوریہ رضویہ لاھور،ج1ص80
14. العجیلي،علامہ سلیمان بن عمرجمل الفتوحات الھیہ،مکتبہ عیسی البابي الحلبي مصر،ج1ص533
15. علامہ غلام رسول سعیدی،تبیان القرآن،مکتبہ فریدبک سٹال لاہور،ج3ص94
16. بخاری،محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری،مطبوعہ دارالفکربیروت،ج5 ،حدیث4208
17. العیني ابومحمد محمود بن احمد البنایہ في شرح الھدایۃ،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ،ج1ص484
18. البابرتي،علامہ اکمل الدین محمد بن محمد،شرح العنایہ علی الھدایۃ ،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ،ج1ص106
19. عسقلانی،علامہ ابن حجر،فتح الباری،مطبوعہ لاہورمکتبہ الریاض الحدیثہ،ج1ص432
20. الرازی محمد بن ابوبکر بن القادر،مسائل الرازي من غرائب ای التنزیل، مصطفی سابی الجلبی مصر،ج1ص3
21. الانصاری،ابن ہشام جمال الدین مغني اللبیب عن کتب الاعاریب،مکتبہ دار نشرالکتب الاسلامیہ،ج2ص698



CC BY

22. الروسي، تبصفی بن نصیر، غایۃ التحقیق شرح کافیہ، فیضی کتب خانہ کانسی روڈ کوئٹہ، ج اص130 تا132

23. سیوطی، علامہ جلال الدین، ھمع الھوامع شرح جمع الجوامع، مکتبہ منشورات الراضی ذھبی، ج1ص105

24. ڈاکٹر عبد الفتاح احمد الحموز، التاویل النحوی فی القرآن الکریم، مکتبۃ الرشد ریاض، ج اص 205، 236، 235، 237

25. خفاجی، علامہ شہاب الدین، حاشیۃ الشھاب، مکتبۃ الاسلامیہ ترکی، ج2ص58

26. بغوی، ابو محمد حسین، تفسیر البغوی، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان، ج3ص308

27. جوزی، ابو الفرج جمال الدین، زاد المسیر، مکتبہ حقانیہ پشاور، ج5ص343

28. سیوطی، جلال الدین، تفسیر جلالین، قدیمی کتب خانہ کراچی، ص289



CC BY